حج وعمرہ کے سفر میں قصر نماز پڑھنا

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2501

تاریخ اجراء: 08 شعبان المعظم 1445ھ / 19 فروری 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ہم حج وعمرہ کرنے جاتے ہیں، تو مسجد حرام مکہ و مسجد نبوی مدینہ میں قصر نمازیں پڑھیں گے یا پوری؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

مسافر شخص جب کسی ایک مقام میں مسلسل 15 دن یا اس سے زائد ٹھہرنے کی نیت کرلے، تو وہ مقیم ہو جاتا ہے، اور اسے پوری نمازیں پڑھنے کا حکم ہوتا ہے اور اگر 15 دنوں سے کم کی نیت کرتا ہے، یا کنفرم ہے کہ 15 دنوں سے پہلے ہی اسے وہاں سے کوچ کرنا ہے، اب اگرچہ وہ 15 دن کی نیت کرے تب بھی وہ مقیم نہیں ہوتا، مسافر رہتا ہے، اور اسے قصر کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

اس تناظر میں اگر حج وعمرہ کے لئے جانے والے شخص کی نیت مکہ میں مسلسل پندرہ دن قیام کرنے کی ہے، اس کے بعد وہ مدینہ یا پھر حج کے مناسک کی ادائیگی کے لئے مکہ سے نکل کر منی ومزدلفہ جائے گا، تو اس صورت میں وہ مقیم شمار ہوگا اور پوری نمازیں پڑھنے کا حکم ہوگا، اور اگر ان پندرہ دنوں کے اندر ہی مدینہ، منی یا مزدلفہ کی طرف جانا ہوگا، تو اب وہ مقیم نہیں، لہٰذا نمازوں میں قصر کرے گا، اسی طرح مدینہ شریف میں 15 دن سے کم قیام ہے تو قصر نمازیں پڑھے گا۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: ”ونية الإقامة إنما تؤثر بخمس شرائط (ومنها) اتحاد الموضع والمدة“ اقامت کی نیت کے درست ہونے کے لئے پانچ شرائط کا پایا جانا ضروری ہے (اور ان میں سے ایک یہ بھی ہے) کہ کسی ایک جگہ ٹھہرنے کی نیت کرے، نیز پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، ج 01 ص 139، دار الفکر، بیروت)

جد الممتار میں ہے: ”والحق ان التوالی شرط“ ترجمہ: درست یہ ہے کہ ان پندرہ ایام کا مسلسل قیام شرط ہے۔
(جد الممتار، جلد 03، صفحہ 566، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

بدائع الصنائع میں ہے:"ذكر في كتاب المناسك أن الحاج إذا دخل مكة في أيام العشر ونوى الإقامة خمسة عشر يوما أو دخل قبل أيام العشر لكن بقي إلى يوم التروية أقل من خمسة عشر يوما ونوى الإقامة لا يصح؛ لأنه لا بد له من الخروج إلى عرفات فلا تتحقق نية إقامته خمسة عشر يوما فلا يصح"

کتاب المناسک میں ذکر کیا کہ حاجی جب ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں مکہ میں داخل ہو اور پندرہ دن اقامت کی نیت کرے یا پھر ذوالحجہ کے پہلے عشرے سے پہلے داخل ہو اور یوم الترویہ سے پہلے تک پندرہ سے کم دن بچیں اور وہ اقامت کی نیت کرے، تو یہ نیتِ اقامت درست نہیں کیونکہ اسے مناسکِ حج کے لئے عرفات کی طرف نکلنا ہو گا لہٰذا پورے پندرہ دن اقامت کی نیت نہیں ہو سکے گی یوں اقامت درست نہیں ہو گی۔ (بدائع الصنائع، ج01، ص98، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے:"دو جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی اور دونوں مستقل ہوں جیسے مکّہ و منیٰ تو مقیم نہ ہوا اور ایک دوسرے کی تابع ہو جیسے شہر اور اس کی فنا تو مقیم ہو گیا۔" (بہار شریعت ج01، حصہ4، ص745، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

بہار شریعت میں ہی ہے:"جس نے اقامت کی نیت کی مگر اس کی حالت بتاتی ہے کہ پندرہ دن نہ ٹھہرے گا تو نیت صحیح نہیں، مثلاً حج کرنے گیا اور شروع ذی الحجہ میں پندرہ دن مکۂ معظمہ میں ٹھہرنے کا ارادہ کیا تو یہ نیت بیکار ہے کہ جب حج کا ارادہ ہے تو عرفات و منیٰ کو ضرور جائے گا پھر اتنے دنوں مکۂ معظمہ میں کیونکر ٹھہر سکتا ہے اور منیٰ سے واپس ہو کر نیت کرے تو صحیح ہے" (بہار شریعت ج01، حصہ4، ص747، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net